خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ | 21۔جنوری 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 18 | بدھ 22 رمضان۔1418ھ 21 صلح 1377ھش 21 جنوری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے ماموروں پر مصائب اور مشکلات کے آنے کا ایک یہ بھی سر ہوتا ہے۔ تا ان کے اخلاق کے نمونے دنیا کو دکھائے جاویں اور اس عظیم الشان بات کو دکھائے جو ایک معجزہ کے طور پر ان میں ہوتی ہے وہ کیا؟

استقامت ایک ایسی چیز ہے کہ کہتے ہیں۔ (۔) حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ تو بیٹا ذبح کر حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی، مگر خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے۔ آج کل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا رہ کر مر جائے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزارہا شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں، لیکن ایک ابراہیمؑ ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ایسے آدمیوں کے کلمات طیبات قرار دیئے جاتے ہیں اور ان کو ذریعہ دعاء ان کے کپڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 516)

صفاتِ الٰہیہ پر غور کر کے انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بالکل سچی بات ہے کہ ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتدا اللہ پر یقین کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کو جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماء حسنیٰ کا مجموعہ اور مسمّٰی اور تمام بدیوں اور نقائص سے منزہ یقین کرنا اور اس کے سوا کسی شئے سے کوئی امید و بیم نہ رکھنا۔ اور کسی کو اس کا ندّ اور شریک نہ ماننا۔ یہ ایمان باللہ ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے موصوف یقین کرتا ہے تو ایسے خدا سے وہی قرب اور تعلق پیدا کر سکتا ہے جو خوبیوں سے موصوف اور بدیوں سے پاک ہوگا۔ پس جس جس قدر انسان فضائل کو حاصل کرتا۔ اور رزائل کو ترک کرتا ہے۔ اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے قرب کے مدارج اور مراتب کو بڑھاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آتا جاتا ہے۔ کیونکہ پاک کو گندے کے ساتھ قرب کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اور جوں جوں رزائل کی طرف جھکتا۔ اور فضائل سے ہٹتا ہے۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو کر اس کے فیضان ولایت سے دور اور مہجور ہوتا جاتا ہے۔

یہ ایک قابل غور اصل ہے۔ اور اس کو کبھی بھی ہاتھ سے دینا نہیں چاہئے۔ صفات الٰہی پر غور کرو۔ اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب ہوتی جائے گی۔ اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کرے گی۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہیں جو خود ناپاک اور گندی زیست رکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ کیوں ہم کو قرب الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔؟ وہ نادان نہیں جانتے کہ ایسے لوگوں کو قرب الٰہی کیونکر حاصل ہو جو اپنے اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا نہیں کرتے۔ قدوس خدا ایک ناپاک انسان سے کیسے تعلق پیدا کرے؟۔

(۔) ایمان باللہ کے بعد دوسری جزو ایمان کی ایمان بالملائکہ ہے۔ ایمان بالملائکہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ نے یوں سمجھ دی ہے۔ کہ انسان کے دل پر ہر وقت ملک اور شیطان نظر رکھتے ہیں۔ اور یہ امر ایسا واضح اور صاف ہے کہ اگر غور کرنے والی فطرت اور طبیعت رکھنے والا انسان ہو تو بہت جلد اس کو سمجھ لیتا ہے۔ بلکہ

باقی صفحہ 7 پر

کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے۔ مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اس دنیا میں نور ملتا ہے ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اس دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 82)

تحریک جدید کی دعائیہ فہرست

○ عہدیداران تحریک جدید مجلس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق ہر ناصر کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کے ساتھ ساتھ دفتر چہارم کے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کی سعی کریں۔ نیز بابرکت ایام میں انصار کو چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرکے 29 تاریخ کی دعائیہ فہرست میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی فہرست 24 جنوری 1998ء تک وکالت مال اول میں پہنچ جانی چاہئے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

ولادت

○ مکرم ملک طارق علی کھوکھر صاحب آف ملتان اور مکرمہ سعدیہ طارق صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 17 جنوری 1998ء بروز ہفتہ دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عمر علی رکھا گیا ہے۔ نومولود محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا نواسہ اور محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان (وفات یافتہ) کا پوتا ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک خادم دین ہونے اور صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ثناء اللہ صاحب شبلی فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 17، 18 جنوری کی درمیانی شب لاہور میں بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 18 جنوری کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد ظہر بیت المہدی میں جنازہ پڑھایا اور قطعہ نمبر1 میں تدفین کے بعد مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ موصوفہ حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحب کی پوتی اور حضرت منشی عبد الرحیم صاحب رفیق بانی سلسلہ کی بیٹی اور حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحب کی بھانجی تھی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

19 صلح 1377 ھش — 19 جنوری 1998ء

والدین کی عزت اور ان سے محبت

کہتے ہیں کہ آج کا بچہ کل کا باپ ہے۔ یعنی آج جیسی اس کی تربیت کی جائے گی ویسا ہی وہ کل باپ بن کر آگے تربیت کرے گا۔ یا اسکا یہ مطلب بھی ہے کہ بچہ اگرچہ ہے تو بچہ لیکن بہرحال خدا کے فضل سے اس نے باپ بننا ہے۔ اسلئے اسے ابھی سے عزت کا مقام دیا جائے۔ اور نفسیات کے ماہر اس بات پر زور دیتے ہیں۔ اس لئے کہ یہی فطرت انسانی ہے۔ کہ جس بچے کو عزت دی جائے گی وہ اپنی عزت کے پیش نظر اپنے سے زیادہ دوسروں کی عزت کرے گا۔ گویا کہ جتنی عزت اسے دی گئی ہے وہ اس سے بھی زیادہ دوسروں کی عزت کرے گا۔ اور اگر ہر بچے کو یہ احساس دلا دیا جائے کہ وہ باعزت ہے تو یقیناً معاشرے میں ہر فرد کو عزت ملنے لگے گی۔ اگر آج کا بچہ کل کا باپ ہے تو اس کے دل میں اس لئے بھی باپ کی عزت پیدا کرنی چاہئے کہ خود بھی ایک روز اسے اسی چیز کی ضرورت ہوگی۔ اگر آج کا بچہ باپ کی عزت نہیں کرتا تو کل کو جب وہ باپ بنے گا تو اس کی عزت بھی نہیں کی جائے گی۔

پس والدین کی عزت کرنا بچوں کا فرض ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کا یہ ارشاد ہے کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک محبت اور عزت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ جس کی آپ عزت نہیں کرتے جس سے آپ محبت نہیں کرتے اس سے احسان کیسے کرسکتے ہیں اور جہاں تک والدین سے احسان کا سلوک ہے یہ تو خدا تعالیٰ نے اپنے بعد والدین ہی کو رکھا ہے۔ پہلا نمبر خدا تعالیٰ کا ہے اور اسکے بعد مجازی رب یعنی والدین کا۔ ماں اور باپ کا۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ بچوں کو عزت دی جائے اور ان سے محبت کی جائے اور ان میں والدین کی عزت اور محبت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ یہ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے کیونکہ انہیں عزت اور محبت ملے اور چھوٹوں کے لئے بھی مفید ہے کہ کل کو انہیں اسی بات کی ضرورت پیش آئے گی۔ اگر وہ آج والدین کو عزت اور محبت نہیں دیں گے تو یقیناً انہیں بھی عزت اور محبت نہیں ملے گی۔ یہ بھی تو ہمیں بتایا گیا ہے نا کہ جو شخص کسی بوڑھے کی خدمت کرتا ہے جب وہ خود بوڑھا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر فرما دیتا ہے کہ اسکی خدمت کرے اور کسی بوڑھے کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے والدین کا ذکر کیوں نہ کیا جائے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ والدین کی عزت اور محبت بچوں کے دل میں راسخ کی جائے۔ ایسا کر کے ہی ہم معاشرے کا مستقبل بہتر بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ آمین۔

تنقیدِ ناشناس ہی معیار بن گیا
ان کی نظر میں پھول بھی اک خار بن گیا
واقف نہیں جو شعر و سخن کے رموز سے
ان کا لباس جبّہ و دستار بن گیا
گو وادیوں میں یوں تو نشیب و فراز تھے
چل چل کے میرا راستہ ہموار بن گیا

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز

جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز کا یہ خصوصی اجلاس آج مورخہ 97-12-19 بعد جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی وفات پر اظہار تعزیت کی غرض سے منعقد ہوا۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب خاندان حضرت بانی سلسلہ کے بابرکت وجود تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کی مبشر اولاد میں سے سب سے چھوٹے فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کو طویل عرصہ تک اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ ناظر اعلیٰ' ناظر امور عامہ' ناظر امور خارجہ اور ناظر زراعت صدر' صدر انجمن احمدیہ کے عہدوں پر فائز رہے۔

1971ء میں حضرت امام جماعت الثالث نے آپ کو ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر متمکن فرمایا جس پر آپ تا وقت وفات فائز رہے۔ اس دوران حضرت صاحب کی ربوہ میں عدم موجودگی کی صورت میں آپ کو امیر مقامی بھی مقرر کیا جاتا رہا۔ امامت رابعہ کے دور میں جب حضرت امام الرابع 1984ء میں لندن تشریف لے گئے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو مستقلاً امیر مقامی مقرر کر دیا گیا۔ اور آپ تا وقت وفات بطور امیر مقامی اپنے فرائض بجالاتے رہے سوائے اس کے کہ جب آپ پاکستان سے کچھ عرصہ کے لئے باہر تشریف لے گئے تو جماعت کے کسی دوسرے بزرگ کو یہ ذمہ داری ادا کرنا پڑی۔ 1984ء کے پر آشوب دور میں بطور امیر مقامی آپ نے اپنے فرائض انتہائی بے خوفی اور تندہی سے ادا کئے اور انتہائی نامساعد اور مشکل حالات میں جماعت احمدیہ پاکستان کی راہنمائی فرمائی۔

ہمارے پیارے آقا حضرت امام جماعت الرابع نے آپ کی وفات پر خطبہ مورخہ 12 دسمبر 1997ء میں انتہائی پیار سے آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا "حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب' حضرت بانی سلسلہ کی کئی (پیش خبریوں کے) مظہر تھے"۔ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بشارت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وساطت سے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے وجود میں پوری ہوئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب امامت کی حفاظت کے لئے ایک انتہائی نڈر اور بے باک وجود تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کم ایسے بے باک وجود پیدا ہوتے ہیں۔ آپ انتہائی سادہ اور منکسر المزاج وجود تھے اور انتہائی سادہ رہن سہن تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا ذکر اتنا پیارا ہے کہ دل کرتا ہے کہ یہ ذکر ختم ہی نہ ہو۔

جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر حضرت امام جماعت الرابع' خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد' حضرت صاحبزادہ صاحب کی اہلیہ محترمہ اور آپکے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں اور تمام احباب جماعت سے دلی تعزیت اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور ان تمام کے دکھ میں شریک ہے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ شاہ تاج شوگر ملز

○○○

بار ایسوسی ایشن - ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ایک طویل عرصہ بطور ناظر اعلیٰ' امیر مقامی اور صدر مجلس مشاورت خدمات انجام دینے کی سعادت پائی۔ آپ ناظر زراعت' ناظر ضیافت ناظر امور عامہ و صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے اپنے فرائض کو شاندار' احسن رنگ میں پروقار طریق پر سرانجام دیا۔

ہم حضرت میاں صاحب کی وفات پر خاندان حضرت بانی سلسلہ کے غم میں شریک ہیں۔ یہ غم و صدمہ ساری جماعت کا بھی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

میاں عبدالسمیع حسنی ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن ربوہ

مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع نظامت ضلع سیالکوٹ اپنی طرف سے اور جملہ انصار ضلع کی طرف سے اپنے اجلاس عاملہ منعقدہ آج مورخہ 97-12-14 بروز اتوار بوقت 10 بجے صبح بمقام جامع احمدیہ شہر سیالکوٹ میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی وفات پر نہایت ہی دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لمبا عرصہ تک بطور ناظر اعلیٰ۔ بطور امیر مقامی اور بطور صدر مجلس مشاورت کے علاوہ نائب افسر جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں اہم ترین مناصب پر خدمات کا موقع ملا۔

ہم محترم مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور دیگر تمام عزیزوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع سیالکوٹ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر قاضی محمد اسلم ایم۔اے

ماہنامہ الفرقان خادم نمبر جنوری 1959

جو کچھ مجھے یاد ہے

میں 1929ء میں انگلستان سے دو سال مزید تحصیل علم کے بعد واپس لاہور لوٹا۔ مجھے انگلستان جانے سے پہلے بھی اور وہاں کے قیام کے دوران میں بھی دعوت الی اللہ اور اشاعت کے کاموں سے دلچسپی تھی۔ جب میں واپس آیا تو میں سب سے گہرا اثر یہ لے کر آیا کہ سلسلہ کے پڑھے لکھے نوجوان ایسے ہوں جو انگریزی کالجوں کی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوں اور عربی اور دینی علوم سے بھی خوب واقف ہوں تا یہ مشرقی و مغربی علوم کا اجتماع جو ہمارے سلسلے کا امتیاز رہا ہے۔ قائم رہے اور آئندہ ترقی کرتا چلا جائے۔

واپسی پر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کچھ باتیں کرنے کا موقعہ بھی ملا حضرت صاحب لاہور میں قیام فرما تھے اور ماڈل ٹاؤن میں مکرمی چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی کوٹھی میں فروکش تھے مجلس میں دو تین طالب علم نمایاں نظر آئے۔ میں نے اس موضوع پر حضرت صاحب کی خدمت میں کچھ گذارش کر رکھی تھی۔ اس مجلس میں اشارہ کافی تھا میں نے کہا کاش! کالجوں میں پڑھنے والے نوجوان بھی سلسلہ کے علوم میں ایسے طاق ہوں جیسے کوئی بڑے سے بڑا مربی میں نے اس خیال کو پھر پیش کر دیا۔ میرے فقرے میں کچھ بے اطمینانی تھی حضرت صاحب نے سنتے ہی مجلس میں ایک نوجوان کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا آپ انہیں نہیں جانتے؟ حضرت صاحب کے اشارے میں میرے فقرے کا جیتا جاگتا جواب تھا۔ یہ نوجوان جو گفتگو کے لحاظ سے بڑا ذکی اور ذہین 'ایک عجیب خود اعتمادی اور اولوالعزمی لئے ہوئے تھا۔ گورنمنٹ کالج کا سرخ بلیزر پہنے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی۔ بڑی بڑی آنکھوں والا ہمارا عبدالرحمان خادم تھا۔ جسے قریب سے اور بار بار ملنے اور جس کی تقریر اور تحریر کو سننے دیکھنے کے مواقع مجھے بار بار ملنے والے تھے۔ خادم صاحب کو دیکھتے ہی میرا اپنا حوصلہ بڑھ گیا۔ پھر کیا تھا۔ لاہور میں کئی سال ان کی تقریروں اور تحریروں کے غلغلے ہوتے رہے۔ اور ہر روز کوئی نیا محاذ کوئی نئی فتح' انہی دنوں کی بات ہے موچی دروازے کے باہر ایک مشہور مناظر کو خادم صاحب نے (اس طالب علمی کے عالم میں!) للکارا۔ اور ایسا ساکت کیا کہ سلسلے کے مخالف بھی' نہ صرف محسوس کر گئے۔ بلکہ منہ سے مان گئے کہ ان صاحب سے کچھ نہیں بنا۔

اس کے بعد میں نے خادم صاحب کو گنج میں' مصری شاہ میں اور کئی دوسری جگہ بحیثیت مناظر دیکھا۔ اور بحیثیت رونق مجلس اور لیکچرار تو بے شمار جگہ۔ ان کی ایک نہایت ہی کامیاب تقریر سیرت کے موضوع پر گورنمنٹ کالج لاہور میں اس زمانے کی ایک ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہوئی جسے سن کر کالج کے مسلمان و غیر مسلمان پروفیسر دنگ رہ گئے۔ وہ تقریر ایسی سحر انگیز تھی کہ اس کے بعد ایسی تقریروں کا سلسلہ بند ہو گیا۔

خادم صاحب کی قلمی مساعی میں لاہور کے احمدی نوجوانوں کی ایک انجمن کا ذکر آتا ہے۔ جس کا نام احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ تھا۔ اس کے کرتا دھرتا خادم صاحب ہی تھے۔ انہی کا ایک حلقہ تھا جو اس کے لئے چندہ دیتا یا جمع کرتا تھا۔ جس سے اس کے پمفلٹ شائع ہوتے تھے۔ بالعموم کسی یوم دعوت الی اللہ یا کسی اور اہم تقریب پر ایک پمفلٹ حضرت امام الثانی نے بھی رقم فرمایا اور اسی فیلوشپ کو چھاپنے کے لئے دیا۔

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے پمفلٹوں کا فائل محفوظ کرنے کے قابل ہے۔ امید ہے ہماری لائبریریاں اس کی طرف توجہ کریں گی۔

میں اس فیلوشپ کے کاموں کو قریب سے جانتا تھا۔ میرے مشورے اس میں شامل ہوتے تھے۔ بلکہ اس زمانے میں لاہور کا امیر ہونے کی وجہ سے ان پمفلٹوں کی اشاعت میں میری عام ذمہ داری بھی شامل ہوتی تھی۔ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ میرا ہی تجویز کیا ہوا نام تھا۔ انگلستان کی ایک ایسوسی ایشن کا نام تھا جو مجھے پسند آ گیا اس زمانے میں لاہور میں ہم نے ایک سٹڈی سرکل کی بنیاد رکھی۔ جس میں علمی مقالے پڑھے جاتے۔ سال بھر کا پروگرام طے کر لیا جاتا۔ ہر مقالے کے وقت مخصوص اور محدود حاضری ہوتی اور مقالے پڑھے جانے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ہوتا۔ ہماری جماعت کے مشاہیر نے مثلاً اخویم زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بیش قیمت مقالے خاص تیاری کے بعد پڑھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ شائع بھی ہوئے غالباً یہ تینوں تو ضرور شائع شدہ ہیں۔ بیرون جماعت دوست بھی جو ہمارے ساتھ تعاون کرتے۔ اس سرکل میں شامل ہوتے اور مقالے بھی پڑھتے۔ اور ایک خوشگوار اور مفید علمی و دینی تحقیق کا سلسلہ باہمی ادب اور تعاون کی شکل میں جاری رہتا۔

اس سٹڈی سرکل میں خادم صاحب نے نہایت عمدہ مقالہ پڑھا۔ ان کو جب دعوت دی گئی تو مجھے خیال ہوا خادم صاحب کی طبیعت کے لئے بحث کا میدان جس میں ترکی بہ ترکی جواب دینا ہوتا ہے شاید زیادہ موزوں ہو۔ سٹڈی سرکل کا ماحول ان کے لئے موزوں نہ ہو۔ کیونکہ اس میں نسبتاً ٹھنڈے طریق کی ضرورت تھی۔ اور کچھ رسمی قسم کے علمی طریق کی۔ جس کی ایک شرط یہ ہوتی ہے کہ ایسی علمی باتیں بھی بیان کی جائیں جنکا کسی جذباتی اور وقتی بحث سے زیادہ تعلق نہ ہو۔ خادم صاحب نے موضوع کیا چنا۔ حسانؓ بن ثابت کی شاعری۔ ہمارے دوست جانتے ہیں کہ حسانؓ بن ثابت کے ایک شعر نے ابتداء اسلام کے اس شاعر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور عاشق کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔ حسان بن ثابت نابینا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر انہوں نے اس شعر میں کہا کہ:۔

"تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ یعنی مجھ اندھے کی دنیا تیری وجہ سے روشن تھی اب تیرے مرنے کے بعد مجھے پرواہ نہیں کون جیتا اور کون مرتا ہے"۔

خادم صاحب کے دل و دماغ میں سلسلہ کی تحریریں سلسلہ کا مخصوص علم۔ اور طرز کلام پوری طرح راسخ تھا۔ (وہاں اس طالب علمی کے زمانے میں!) آپ نے ایک علمی موضوع کے لئے اس خزانے کی طرف رجوع کیا۔ اشارہ وہاں سے مل گیا۔ اپنے مطالعے سے اسی اشارے کو پھیلا کر آپ نے پورا مضمون تیار کر لیا۔ حسان بن ثابتؓ کا مجموعہ کلام لائبریری سے لے کر چھان مارا۔ زندگی کے حالات سب قسم کے ماخذوں سے جمع کر کے مرتب کر لئے۔ اور سیرت نبویؐ اور زمانہ ابتداء اسلام کے اس فدائی رسول اور فدائی اسلام کی سیرت اور شاعری کو ایسے عمدہ طریق سے مربوط کیا کہ سننے والے عش عش کر اٹھے۔ مقالہ سٹڈی سرکل کا شاہکار ثابت ہوا۔ احمدیہ ہوسٹل ایمپرس روڈ میں اجلاس ہوا۔ اجلاس میں لاہور کے کئی پروفیسر موجود تھے ان میں عربی ادب اور اسلامی تاریخ کے استاد بھی تھے۔

○○○

عبدالحلیم احمد

واقفین نو اور زبانوں کی تدریس

دنیا ترقی کے اس مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں اسے ایک عالمی گاؤں قرار دینا غلط نہ ہو گا۔ صدیوں پہلے اور آج کے انسان میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ اس کے تعلقات کا دائرہ اس کے گاؤں یا بستی سے نکل کر ملک ملک تک پھیل چکا ہے۔ وہ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے دنیا کے کسی خطہ سے بذریعہ ٹیلی فون' فیکس اور انٹرنیٹ وغیرہ رابطہ کر سکتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مختلف علاقوں اور ملکوں کی اپنی اپنی زبانیں ہیں۔ مثلاً اگر پاکستان میں اردو زبان بولی جاتی ہے تو برطانیہ میں انگریزی زبان بولی جا رہی ہے۔ سپین اور لاطینی امریکہ کے اکثر ممالک ہسپانوی زبان بولتے ہیں۔ پس اس عالمی گاؤں کا ایک فعال فرد بننے کے لئے اور دنیا کے مختلف خطوں تک پیغام پہنچانے اور ان کی بات سمجھنے اور سمجھانے کے لئے آج کے انسان کے لئے ناگزیر ہو گیا ہے کہ وہ مختلف زبانیں سیکھے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان دنیا کی ساری زبانیں بیک وقت نہیں سیکھ سکتا۔ لیکن اتنا تو وہ کر سکتا ہے کہ بعض اہم زبانیں سیکھ سکے۔ بہر حال اس بات سے اب انکار نہیں کیا جا سکتا کہ زمانہ خود اس بات کا تقاضہ کر رہا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک بیک وقت کئی زبانیں بول اور سمجھ سکتا ہو۔

ماہرین کی تحقیقات ہمیں مختلف زبانیں سیکھنے سے متعلق یہ راہنمائی مہیا کرتی ہیں کہ اگر ہم مختلف زبانیں اس طور پر سیکھنا چاہتے ہیں کہ ان میں فطرتی سلاست اور روانی دکھائی دے تو اس کے لئے بچپن کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔ اس حقیقت کی طرف سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے پندرہ سو سال پہلے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا کہ بچپن کے زمانہ میں جو نقش بچے کے ذہن پر کندہ ہو جاتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے پتھر کے اوپر لکیر لگا دی جائے۔ پس جس طرح پتھر کے اوپر لگائی ہوئی لکیر کے نقوش انمٹ ہوتے ہیں۔ اسی طرح بچپن کے زمانہ میں حاصل کیا ہوا علم بھی ذہن پر دائمی نقش چھوڑتا ہے۔ سائنسدانوں نے تو تجربات سے یہاں تک ثابت کیا ہے کہ بچہ جب پنگھوڑے میں ہوتا ہے اور بول بھی نہیں سکتا تب بھی وہ ماحول سے جو کچھ سن رہا ہوتا ہے وہ اس کے ذہن کے اندر محفوظ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ایک حیرت انگیز واقعہ حضرت امام جماعت الرابع نے اپنے ایک خطاب میں بیان فرمایا کہ "ایک بچی جس کو انگریزی کے سوا کوئی زبان نہیں آتی تھی اور کسی دوسری زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتی تھی ایک دفعہ جب اس کے دماغ کا آپریشن ہونے لگا اور اس کے ڈاکٹروں نے سوئیاں گذارنی شروع کیں تو ایک جگہ پہنچ کر وہ نہایت روانی سے جرمن زبان بولنے لگ گئی ڈاکٹر بڑے متعجب ہوئے کہ یہ کیا قصہ ہے۔ اس کے ماں باپ سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو کبھی جرمن نہیں سکھائی۔ پھر کرید کر سوالات پوچھنے پر ماں کو یاد آ گیا کہ اصل میں اس کی دایہ ایک جرمن تھی اور اس کی عادت تھی کہ وہ بیٹھی آپ ہی آپ منہ میں باتیں کیا کرتی تھی"

یہ واقعہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ انسان کے ذہن کی ذخیرہ کرنیکی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ اور وہ خود بخود علم کو جذب کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے بچپن کا زمانہ بہت اہم ہے۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت الرابع نے مزید یہ بھی فرمایا کہ "اسی طرح زبانوں کے متعلق ریسرچ سے معلوم ہوا ہے کہ گیارہ سال کی عمر تک آپ جتنی چاہیں زبانیں سیکھیں آپ کے اوپر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا۔ ذہن کا ایک حصہ ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبانیں سکھائی جاتی ہیں۔ گیارہ سال تک وہ انتظار کرتا رہتا ہے۔ پھر وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے کچھ بھی یاد نہیں ہوتا۔ جو لوگ استعمال نہیں کرتے وہ اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ تمام تحقیقات ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کے بچپن کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنائیں اور انہیں اوائل عمر میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ صباح الدین احمد

باتیں بزرگوں کی

چک اٹھی اور سلام و دعا کی پر وقار آواز آئی جو بزرگ کمرے میں داخل ہوئے وہ بھرے ہوئے سڈول جسم کے سانولی رنگت اور غلافی آنکھوں اور وجیہہ نورانی چہرہ والے تھے۔ ان کے ٹھہرے ٹھہرے تیز قدم اور درویشانہ شخصیت اس بات کی غماضی کر رہی تھی کہ ان کا دل حق الیقین اور طمانیت کی نعمتوں سے بھرپور ہے۔ یہ اسی دنیا میں چل پھر تو رہے ہیں لیکن دنیاداری سے بہت بلند ہیں۔

جو بزرگ چک لگے کمرہ میں پلنگ پر دراز تھے۔ خاصے عمر رسیدہ، کمر خمیدہ گندمی رنگت آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور محبت کی چاشنی اور چہرہ پر نور کی رنگت لئے کتابوں کے ڈھیر میں گھرے استراحت فرما رہے تھے۔

فوراً دعا کی آواز کی طرف متوجہ ہوئے اور جواباً سلامتی کی دعا دی۔ آپ کے اردگرد جو نوجوان ان کے معارف و نکات سے مستفید ہو رہے تھے فرمایا "ذرا سرک کر حضرت مولانا کے لئے جگہ بناؤ" آنے والے بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے کہا "میں ذرا جلدی میں ہوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست کرنے حاضر ہوا تھا۔ واپسی پر آپ کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کرنے رک گیا۔ طبیعت میں کمزوری ہے صحت کچھ اچھی نہیں چل چلاؤ کا وقت معلوم ہوتا ہے۔" دوسرے بزرگ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے جواباً فرمایا "ارے حضرت ابھی آپ کا سن ہی کیا ہے کیسی باتیں کرتے ہیں اللہ آپ کی عمر دراز کرے۔ ہماری طرف دیکھئے اور ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے۔"

عجیب ماحول تھا۔ عجیب فضا تھی۔ روحانیت سے معطر، رفقاء حضرت بانی سلسلہ بے شمار، آپ پر رحمتیں ہوں اور ان گنت سلام، ربوہ کی سڑکوں اور گلیوں میں کثرت سے فرشتوں کی طرح چلتے پھرتے۔ بیوت الذکر ان کے سجود سے مزین ان کی دعاؤں کا عرش معلیٰ تک صعود۔ جس کی وجہ سے ربوہ صحرا میں ایک نخلستان کے طور پر بدل گیا۔

آسمانی اوتاروں اور روحانی فرستادوں کے ساتھی ستاروں کی مانند ہوتے ہیں۔ اگرچہ گزشتہ زمانہ کے ہوں یا بعد میں آنے والے سب ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں ان کو ایک ہی لگن ہوتی ہے ایک ہی پیاس ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب کے مخلص عبادت گزار بندے بنیں۔ اپنے تن من دھن اسی راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ ان کا کھانا پینا سونا جاگنا چلنا پھرنا رہنا سہنا زندہ رہنا اور مرنا سب اپنے آقا و مولیٰ کے لئے ہوتا ہے۔

یہ بزرگ ہر رنگ ہر طبیعت، مختلف طبائع و اطوار اور مختلف عادات و خصائل کے ہوتے ہیں۔ لیکن جس کا نمونہ پکڑ لیں جس کی اطاعت و پیروی کا جوا اٹھا لیں عاقبت سنوارنے کا انتظام ہو جاتا ہے۔

احباب جوق در جوق ان بزرگوں کی زیارت اور دعا کی درخواست کرنے آتے اللہ کریم کے فضل سے ان کی التجاؤں اور دعاؤں کو مستوجب الٰہی ہوتے دیکھتے یہ بزرگ بار بار یہی تلقین کرتے کہ یہ سب کچھ ہم نے حضرت بانی سلسلہ کے در سے پایا اسی چوکھٹ کو ہم نے مضبوطی سے تھام لیا ہمارے اندر کوئی خوبی نہیں ہماری تاریکی کو دور کر کے نور کا جلوہ دکھانا آپ ہی کی روحانیت کا کمال ہے۔

اب آپ کے نمائندہ وقت حضرت امام جماعت ہیں پہلے وہاں جاؤ اصل در یہی ہے اس کے بعد ان کے پیروکاروں کے پاس جاؤ۔

الغرض یہ بزرگ برکتیں بکھیرتے ان کے منہ سے پھول جھڑتے علم و معرفت دانائی و حکمت کے خزانے لٹاتے۔ ان وجودوں میں سے ہر ایک علیحدہ کتاب لکھے جانے کا متقضی ہے سردست چند بزرگوں کی کچھ باتیں بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

ہمارے بچپن کے زمانہ کا ماحول ایسا ہی تھا۔ اللہ والوں کی دعاؤں کو پانے کی کوشش کرتے۔ جب بھی موقع ملتا ان کی صحبت اور محفل کا لطف حاصل کرنے کے لئے حاضر خدمت ہو جاتے۔ ہم میں سے اکثر ساتھی اور دوست شام کو کھیل سے قبل یا بعد بعض اوقات ان بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کرتے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ایک ایسا وجود تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کی روحانی تاریں آسمان سے ملی ہیں۔ ڈائرکٹ ڈائلنگ سسٹم کی طرح اکثر و بیشتر اسی وقت جواب آتا انکار میں ہوتا تو تاریکی نظر آتی یا 'پھڑ نہ' ہوتی ایسا بھی ہوتا کہ آپ بار بار عاجزانہ درخواست کر کے منظوری حاصل کر لیتے اور اگر دعا مقبول ہوتی تو اللہ رحیم کی طرف سے روشنی یا خبر کی صورت میں اشارہ مل جاتا۔

ایک روز خاکسار حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ کی خدمت میں حاضر ہوا صبح کا وقت تھا حضرت صاحب مصروف تھے ڈاک ملاحظہ فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ خاکسار خاموشی سے بیٹھ گیا حضرت صاحب کو خطوط پر نوٹ تحریر فرماتے دیکھنے لگا۔ حضرت صاحب مہمانوں کے بیٹھنے کے کمرہ میں قالین پر تشریف فرما تھے میری نظر سامنے دیوار پر پڑی جہاں ایک چوکھٹا لگا تھا جس میں خوبصورت الفاظ میں تحریر تھا۔

"زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے"

حضرت امام ثانی کا یہ پاک کلام پاکیزہ ماحول ایسا پر اثر تھا کہ یہ مصرعہ دل میں گڑ کر رہ گیا۔ سارا دن یہی پڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ شام کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کو ہاتھ اٹھائے اور فوراً ہی آمین کہہ کر نیچے کر لئے۔ یہ غیر معمولی بات تھی مجھے اچنبھا ہوا اور حیرت بھی۔ پریشان تھا کہ حضرت مولانا میری طرف متوجہ ہوئے کہ آپ نے ہاتھ اٹھاتے ہی آسمان پر نور سے "چہرہ" لکھا دیکھا ہے تفہیم ہوئی ہے کہ خاکسار کے متعلق ہے۔ عاجز نے سارا واقعہ سنایا۔

حضرت مولانا کے اخلاق حسنہ اور مروت کا یہ حال تھا کہ گرمیوں میں باوجود کثیر مہمانوں کی آمد کے شربت پلواتے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ سخت گرمیوں کے دنوں میں جبکہ برآمدہ میں پڑی کرسیاں بھی تپ رہی تھیں خاکسار حاضر خدمت ہوا۔ آپ اندر سے آکر چارپائی پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے کرسی پر بیٹھنے کو فرمایا پھر فوراً ہی اٹھ کر کرسی کی سیٹ کو ہاتھ لگایا۔ اس کو گرم محسوس کر کے قریب کوئی کپڑا نہ پا کر اپنی پگڑی اتار کر سیٹ پر رکھ دی اور بیٹھ جانے کو فرمایا اور اصرار کیا مجھے سخت تذبذب ہوا میں نے پگڑی اپنے سر پر رکھ لی اور بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا دیکھیں گرم نہ محسوس ہو۔ جب میں نے عرض کیا کہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں تو آپ کو اطمینان ہوا۔ حضرت بانی سلسلہ (اللہ تعالیٰ کی ان گنت سلامتی ہو آپ پر) کی غیر معمولی مہمان نوازی اور اعلیٰ اخلاق حسنہ اور بہترین خلق آپ کے رفقاء میں بھی حلول کر گیا تھا ان کی باتوں میں شیرینی تھی کلام میں شفقت اور نرمی تھی حرکات و عادات میں ٹھہراؤ تھا۔

شخصیت میں جاذبیت تھی اور چال ڈھال میں وقار تھا۔ وہ دوسروں میں رہتے ہوئے ان میں نمایاں نظر آتے تھے۔

حضرت مولانا تصوف، فلسفہ اور منطق کے موتی بکھیرتے تھے اور گھنٹوں ان کی زبان سے علم کلام کے معارف پھولوں کی طرح جھڑتے رہتے۔ لوگ ان سے حضرت بانی سلسلہ کا پُر حکمت کلام اور بیش بہا علمی نکات سنتے نہ تھکتے۔

ادھر حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اپنے بلا کے حافظہ کی وجہ سے متاثر کرتے تھے۔ ان کو حوالوں کے صفحات کے صفحات ازبر تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ حضرت بانی سلسلہ یا معروف لٹریچر میں سے اگر کسی سند اور حوالہ کی ضرورت ہوتی تو آپ بیٹھے بیٹھے کتاب صفحہ نمبر بتا کر حوالہ بھی زبانی سنا دیتے۔ علم کلام اور فی زمانہ علماء کی حالت زار اور ان کے جاہلانہ فتوئی اور کم علمی پر مبنی استدلال کا ٹانکہ بخیا ادھیڑ دیتے اور ایسی سیر حاصل بحث فرماتے کہ سننے والے مبہوت ہو جاتے۔ اگر شعر و سخن کی طرف طبیعت راغب ہوتی تو اردوئے معلیٰ کے لمبی بحر والے بیسیوں شعر کہہ جاتے۔ معمولی عالم تو ان اشعار کو سمجھنا تو کجا اگر پڑھے بھی تو اس کا سانس پھول جائے۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بھی ان رفقاء میں شامل تھے۔ آپ کی آواز بلند تھی طبیعت میں سادگی، چھوٹی چھوٹی باتوں اور فقہی مسائل میں بھی رہنمائی فرماتے اس طرح احباب کے آپس میں اختلافات دور کرنے کی سعی فرماتے رہتے تھے۔ دعا کیلئے عرض کرنے والوں کو تلقین فرماتے کہ بار بار آیا کرو تاکہ یاد بھی رہے اور ذاتی تعلق بھی پیدا ہو جائے۔ جس کے نتیجہ میں درد سے دعا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی قبولیت دعا کی نعمت سے سرفراز کیا ہوا تھا۔ ایسی خبریں بھی دے دیتے تھے جو کہ بہت بعد میں جا کر پوری ہوتیں۔ رب کریم پر بھروسہ اور حسن ظنی یہاں تک تھی کہ ایک مرتبہ دعا کر رہے تھے۔ دعا کے دوران چھینک آئی فرمایا دعا قبول ہو گئی کیونکہ چھینک آنے پر حمد باری تعالیٰ بیان کرتے ہیں اس لئے یہ قبولیت دعا کا رب کریم کی طرف سے اشارہ ہے۔ بعد کے واقعات سے ایسا ہی ثابت ہوا۔ مجھے کئی مرتبہ آپ کی طرف آئے ہوئے دعائیہ خطوط کے جوابات لکھنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے بعض خطوط پر دعا کر کے نوٹس دیئے ہوتے اور جن خطوط کو ابھی نہ دیکھا ہوتا بہت توجہ اور غور سے سنتے پھر دعائیہ ہاتھ اٹھا دیتے اس وقت موجود سب کو کہتے کہ دعا میں شامل ہو جاؤ۔ اگر کوئی خبر ملتی تو خط میں لکھوا دیتے ورنہ پھر دعا کرتے رہنے کا فرماتے۔

ایک رفیق تھے حضرت محمد فاضل صاحب اپنی خو کے انسان تھے۔ بہت پیار والے دعائیں کرتے ربوہ کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے۔ ان کی پنجابی کی نظمیں بچوں میں بہت مقبول تھیں۔ دین فطرت کتاب الٰہی حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے جانشین ائمہ کی خوبیوں اور خواص، خصائل و شمائل کو اشعار میں ڈھال کر اونچی آواز میں پڑھتے پھرتے۔ قادیان اور ربوہ کی برکات کو بھی موضوع سخن بناتے۔ آپ اور آپ کے کچھ ساتھی ربوہ کی کلر اور شور زمین کو قابل کاشت اور سبزہ میں تبدیل کرنے کے لئے کیکر کی پھلیاں زمین میں بکھیرتے رہتے۔ ان پھلیوں کا آج یہ اثر ہے کہ اتنے کیکر اگے کہ اب ختم کئے ختم نہیں ہوتے۔ اور تاثیر یہ کہ تمام کلر جو ایک سفید چادر کی صورت میں زمین ربوہ پر پڑا نظر آتا تھا غائب ہو چکا ہے۔ اور وہ زمین جہاں چلتے کلر میں پاؤں دھنستے تھے۔ اگر کہیں بارش ہو جاتی تو زمین میں دھنسا پاؤں جوتی کے بغیر واپس آتا۔ آج وہی ربوہ ان بزرگوں کی دعاؤں اور کوششوں سے ہرا بھرا نظر آتا ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے بھی ربوہ کو ہرا بھرا بنانے کی مہم میں نمایاں کردار ادا کیا۔ کہاں ابتداء میں سرزمین ربوہ میں صرف دو درخت نظر آتے تھے اب تو شمار ہونے بھی مشکل ہیں۔ ہر قسم کا پھل بھی اللہ کی قدرت سے ربوہ میں افزائش پا رہا ہے۔ پھولوں کی ایک بہار ہے۔ اب تو لوگ اس ہرے بھرے شہر کو دیکھ کر اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ یہ ایک زمانہ میں نہیں بلکہ گنتی کے سال پہلے وہ بے آب و سبزہ ویران وادی تھی جہاں کی ویرانی دن کو بھی مسافروں کو خوف دلاتی تھی۔ اس وادی کو الٰہی منشاء کے مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اولوالعزم نائب اور دوسرے جانشین حضرت امام جماعت الثانی نے منتخب فرمایا اور قدرت نے اس کی کایا پلٹ دی آج نہ صرف صاف ستھرا خوبصورت شہر ہے۔ بلکہ روحانی برکات اور امن

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

احمدیہ کیلنڈر

مکرم نصیر احمد صاحب پبلیکیشن سیکرٹری نیویارک جماعت نے ازراہ نوازش اپنی جماعت کی طرف سے شائع کردہ ایک نہایت خوبصورت کیلنڈر ارسال کیا ہے۔ اس کیلنڈر کی بہت سی خصوصیات ہیں جن میں سے واضح طور پر کہا جاسکتا ہے کہ عبادت کے اوقات دیئے گئے ہیں اور ایسی اچھی دیدہ زیب اور معلومات افزا تصاویر شامل کی گئی ہیں جن کا کلام الٰہی سے کوئی نہ کوئی رابطہ بنتا ہے۔ ہم ان تمام احباب کے لئے دعاگو ہیں جنہوں نے مکرم نصیر احمد صاحب کے مطابق کیلنڈر کی تدوین طباعت اور اشاعت میں کئی کئی گھنٹے ہر روز صرف کرکے اسے انتہائی دیدہ زیب تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور مکرم نصیر احمد صاحب پبلیکیشن سیکرٹری کو بھی جزائے خیر دے کہ انہیں یہ کیلنڈر ہمیں عنایت کرنے کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین کی خدمت میں مصروف رہنے اور اس کے ہاں سے مقبولیت پانے توفیق عطا کرے۔

نسیم سیفی

○○○

یاد رفتگان

رضیہ روبینہ اہلیہ شفیق الرحمان اظہر-لاہور

اچھی مائیں

(محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ)

ہماری پیاری امی جان آج سے چار سال قبل 26 فروری 1994ء کو میو ہسپتال لاہور میں انتقال کرگئیں۔

آپ ملک سلطان علی صاحب ریحان کی اہلیہ اور مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کی صاحبزادی تھیں۔

آپ کے کردار کی نمایاں خوبیاں صبر اور عشق کلام الٰہی تھا۔ صبر کے بارے ایک واقعہ ہماری نانی اماں بتاتی ہیں۔ پارٹیشن کے وقت بہت مشکلات کا دور تھا۔ ہماری امی جان چائے کی بہت شوقین تھیں نانی اماں نے تین دن تک خالی دیگچی اینٹوں کے چولہے پر رکھی اور بتاتی رہی کہ چائے پک رہی ہے۔ یہی صبر آخر وقت تک قائم رہا مشکلات میں 'بیماری' تنگ دستی میں حتیٰ کہ کینسر جیسی موذی مرض کا مقابلہ نہایت صبر اور خاموشی سے کیا۔ قریباً دو ماہ آپ بستر پر رہیں۔ مگر ایک دفعہ بھی آپ کے منہ سے بے صبری کا کلمہ نہیں سنا۔

شادی کے بعد جس گاؤں میں رہائش پذیر ہوئیں وہاں دینی تعلیم بالکل نہ تھی آپ نے اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کو عبادت سکھائی کئی بچوں کو کلام الٰہی پڑھایا۔ ہم بہن بھائیوں کو بہت کوشش اور دعا سے گاؤں کے ماحول سے متاثر نہ ہونے دیا۔ عبادات کی پابند تھیں آپ نے کبھی عبادت قضا نہیں کی تھی۔ ہم بچوں کو عبادت کی تلقین کرتی تھیں۔

بچوں کو آپ نے بدنی سزا نہیں دی بلکہ سزا دینی ہوتی تو آپ اس بچے سے بولتی نہ تھیں یا کھانا نہ دینے کی سزا ہوتی تھی۔

بچوں کو نظام سلسلہ سے متعارف اور روحانی ماحول میں رکھنے کے لئے آپ نے ربوہ نقل مکانی کا فیصلہ کیا اور 1979ء میں ربوہ شفٹ ہوگئیں ربوہ آنے کے بعد کبھی آپ نے کسی اجلاس یا جلسے کا ناغہ نہیں کیا۔

جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔

1983ء میں جب ہم اپنے مکان واقع نصیر آباد میں آئے تو یہاں آپ نے جماعت کے کاموں میں عملاً حصہ لینا شروع کیا۔

1985ء میں آپ کو صدر حلقہ بنایا گیا۔ اور عہدہ کا چارج لیتے وقت ذمہ داری کے خوف سے آپ کا جسم خوف خدا سے کانپ رہا تھا اس کے بعد تا وفات آپ نے صدارت کا حق ادا کیا۔ چندوں میں کمزور خواتین سے چندہ وصول کرنے کا طریقہ منفرد تھا وہ یہ کہ آپ ان سے کوئی چیز مثلاً انڈے وغیرہ لے لیتیں اور پھر ان کا چندہ پورا ہونے پر ان کو رسید دے دیتی تھیں اس طرح ان خواتین میں مالی قربانی کا شوق پیدا کیا۔

آخری بیماری میں جب آپ بستر سے نہیں اٹھ سکتی تھیں تو ہم نے کہا کہ آپ صدارت سے دو ماہ کی رخصت لے لیں لیکن آپ نہیں مانی اور نائب صدر اور جنرل سیکرٹری صاحب کو بلا کر ہدایات دے دیتیں۔

خدمت دین کے شوق میں اپنا ایک بڑا بیٹا وقف کیا جو کہ آجکل (دمشق شام) میں عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے اور آپ کو اس بات پر فخر تھا کہ وہ واقف زندگی کی والدہ ہیں آپ کے بڑے داماد واقف زندگی ہیں۔ آخر میں قارئین سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں امی جان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے اور آپ کو جنت میں جگہ دے۔ آمین

○○○

> گناہ سے نجات محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایڈونچر کلب اسلام آباد کا پروگرام برائے سال 1998ء

ایڈونچر کلب اسلام آباد نے سال 1998ء کے لئے درج ذیل پروگرام مرتب کیا ہے۔ جنوری میں کوئی پروگرام نہیں۔ فروری 22 تا 28 سات دن کے لئے سندھ چولستان کا سفر ہے۔ جگہ ملتان ہوگی سات دن کے اس پروگرام پر 3500 روپے لاگت آئے گی۔ 8 فروری کو ایک دن راول ڈیم کے اردگرد گندگی کی صفائی کی جائے گی۔ جگہ اسلام آباد ہوگی۔

مارچ کی 22 تاریخ کو ایک دن کے لئے اسلام آباد میں ایک سیمینار منعقد کیا جائے گا۔ عنوان ہے "مہماتی سرگرمیوں کی ترویج و ترقی 25 مارچ سے تھالی (بلتستان) میں 7 دن کے لئے میڈیکل کیمپ لگایا جائے گا۔ اخراجات کا اندازہ 2100 روپے ہے۔

اپریل میں AFP اور ACP ٹریننگ کورسز میں ان کے پروگرام کے مطابق شرکت ہوگی۔

جون کی 6 تا 20 تاریخ کو 15 دن کے لئے ملکہ پربت (کاغان) کو سر کرنے کا پروگرام ہے۔ جگہ

باقی صفحہ 7 پر

○

سامنے سورج کے کوئی دیپ بھی جلتا نہیں
تم نے لیکن اس حقیقت پر کبھی سوچا نہیں

ہے محبّت کا کرشمہ فاصلوں کے باوجود
ایک لمحہ میں اُسے اور وہ مجھے بھُولا نہیں

شیشے کی دیوار حائل میرے اس کے درمیاں
دیکھ سکتا ہوں مگر میں اس کو چھُو سکتا نہیں

رنگ، خوشبو، چاندنی، منسوب اس کے نام سے
سامنے آتا ہے لیکن کیوں گلے ملتا نہیں؟

کتنے ہیں شاداب اب تک اس کی چاہت کے گلاب
موسموں کی دھوپ سے اِک پھول مرجھایا نہیں

چار جانب پھیلتی جاتی ہے اُس کی روشنی
تو نے کھڑکی کھول کر سورج کبھی دیکھا نہیں

وہ بہاروں کا پیامبر وہ محبّت کا سفیر
کتنے ہی موسم ہیں بدلے وہ مگر بدلا نہیں

ہے جُدائی غیر ممکن میرے اس کے درمیاں
پھُول اور خوشبو کا رشتہ آج تک ٹوٹا نہیں

بُغض اور نفرت کی ہر دیوار گرتی ہے ندیمؔ
جھُوٹ کا پودا یقیناً پھُولتا پھَلتا نہیں

انور ندیمؔ علوی ایڈووکیٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایران میں خطرے کی گھنٹی

صدر محمد خاتمی کے امریکی ادارے سی این این سے امریکی عوام کے ساتھ رابطے اور انٹرویو کی صدائے بازگشت ابھی تھمی نہیں ہے کہ ایران کے روحانی پیشوا اور قدامت پسند لیڈر سید علی خامنائی نے خطرے کی گھنٹی بجادی ہے۔ انہوں نے امریکہ سے مذاکرات کی تجویز مسترد کردی ہے۔ اور کہا ہے کہ امریکہ سے کسی قسم کا رابطہ ایران کے مفاد میں نہیں ہے۔

یاد رہے کہ امریکہ نے صدر خاتمی کے برسراقتدار آتے ہی سوئٹزرلینڈ کے ذریعے ایران کو مذاکرات کا پیغام بھجوایا تھا۔ سوئٹزرلینڈ دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے بعد باہمی سفارتی رابطے کا غیر رسمی ذریعہ ہے تاہم اس سے قبل یہ ذریعہ صرف ایران کو دھمکیاں دینے کے لئے ہی استعمال ہوتا تھا۔

ایران کے سیاسی منظر میں اس وقت لبرل عناصر اور قدامت پسندوں کے درمیان سرد جنگ جاری ہے۔ لیکن خطرہ یہ ہے کہ یہ سرد جنگ کہیں باضابطہ جنگ اور محاذ آرائی میں نہ بدل جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ انتظامی طور پر ملک کا صدر انتظامی سربراہ ہوتا ہے لیکن ملک کا اصل پس پردہ حاکم ایران کا مذہبی پیشوا ہوتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں طاقت کی اصل کلید ہوتی ہے۔

ایران کے موجودہ صدر محمد خاتمی کا انتخاب ایران میں لبرل قوتوں کی فتح تھی۔ اس سے عوام کے اس رجحان کا پتہ لگا کہ ایرانی عوام مذہبی انتہا پسندی کی بجائے معتدل رویوں کے حق میں ہیں۔ ایرانی انقلاب 1979ء کے بعد پہلے لبرل صدر نے کامیابی حاصل کی تھی۔ اور صدر خاتمی نے انتخابات جیتنے کے بعد ملکی نظام کو قدامت پسندوں کی گرفت سے نکالنے کی کوششیں شروع کردی تھیں۔ اگر صدر خاتمی کے ہاتھ میں کلی اقتدار ہوتا تو اب تک وہ امریکہ سے بات چیت شروع کرچکے ہوتے۔ لیکن قدامت پسند علماء کے رویے کی وجہ سے انہیں بہت محتاط ہونا پڑا ہے۔

ایران نے حال ہی میں فٹ بال کے ورلڈ کپ کے لئے کوالیفائی کرنے کا اعزاز حاصل کیا تو فٹ بال کی ٹیم کا ایران پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ اور عورتوں نے مردوں کے ساتھ مل کر سڑکوں پر خوشی سے رقص کیا۔ اسلامی انقلاب کے بعد یہ اپنی نوعیت کا ایک غیر معمولی واقعہ تھا جس سے ایران کے قدامت پسند علماء چونک اٹھے اور انہوں نے ملک میں اس طرز زندگی پر ناپسندیدگی کا واضح اظہار کیا۔

دوسری طرف صدر خاتمی اگرچہ محتاط ہیں لیکن وہ کھلے بندوں مغربی ممالک اور امریکہ سے تعلقات کے حق میں اپنی رائے کا اظہار بھی کرچکے ہیں۔ اور یہ بات واضح ہے کہ ایرانی رائے عامہ ان کے ساتھ ہے۔

ایران کی یہ صورت حال آنے والے کسی وقت میں ناگوار صورت حال کا روپ بھی دھار سکتی ہے۔ اور ملک میں پر تشدد محاذ آرائی بھی شروع ہوسکتی ہے۔ ایران کے روحانی پیشوا اعلیٰ خامنائی نے امریکہ کے خلاف قطعی بیان دے کر گویا یہ کہہ دیا ہے کہ وہ صدر خاتمی کی پالیسیوں کے علی الاعلان مخالف ہیں۔ آنے والے وقت میں یہ محاذ آرائی بڑھنے کے واضح امکانات محسوس کئے جارہے ہیں۔

○○○

اقوام متحدہ کے انسپکٹر واپس

عراق کی طرف سے اقوام متحدہ کے بھیس میں آئے ہوئے امریکی انسپکٹروں کو ہتھیاروں کی تلاشی کی اجازت نہ ملنے کے بعد یہ انسپکٹر ملک سے واپس چلے گئے ہیں۔ عراق نے کہا ہے کہ وہ اس معاملے پر اقوام متحدہ سے بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ عراق نے واضح کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ساتھ دو طرفہ معاملات سمیت ہتھیاروں کے انسپکٹروں کے معاملے پر بھی بات چیت کا خواہشمند ہے۔ عراق کا حوصلہ بڑھانے والے سلامتی کونسل کے تین مستقل اراکین فرانس، چین اور روس ہیں۔ یہ ممالک عراق پر زیادہ سختیاں کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ اگر عراق امریکی مبصروں کو اجازت نہ دے تو اس پر فوجی حملے کی تائید وہ نہیں کریں گے۔ اس سے عراق کے حوصلے مزید بڑھ جائیں گے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں لوک سبھا کے انتخابات کا بائیکاٹ

مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت پسندوں نے بھارت میں ہونے والے لوک سبھا کے انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل مقبوضہ کشمیر میں ریاستی اسمبلی کے الیکشن کا بھی حریت پسندوں نے بائیکاٹ کردیا تھا جس کے بعد بہت محدود تعداد میں ووٹ پڑے۔ ان ووٹوں کی شرح محض پانچ فیصد تھی۔ اور یہ ووٹ حاصل کر کے ڈاکٹر فاروق عبداللہ وزارت اعلیٰ کی گدی پر براجمان ہو گئے۔ اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں لوک سبھا کی چار نشستوں پر بھی انتخابات ہوئے تو کشمیری عوام نے اس کا بائیکاٹ کیا۔

یہ صورت حال کشمیری عوام کے بھارتی حکومت کے بارے میں جذبات کا کھلا اظہار ہے۔ لیکن بھارتی حکومت قریباً 7 لاکھ بھارتی فوجیوں کی موجودگی کے زعم میں عوامی رائے کو مسلسل نظر انداز کررہی ہے۔

کل جماعتی حریت کانفرنس نے میر واعظ محمد یوسف شاہ کی برسی پر انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ اس وقت کل جماعتی حریت کانفرنس کی سربراہی مرحوم میر واعظ محمد یوسف کے نوجوان بیٹے عمر فاروق کے ہاتھ میں ہے۔ حریت کانفرنس کے لیڈر کشمیری رائے عامہ کو بائیکاٹ پر پختہ کرنے کے لئے مختلف شہروں کے دورے کر رہے ہیں انہوں نے گزشتہ روز شوپیاں کا دورہ کیا۔ عوام کو الیکشن کے بائیکاٹ کی تلقین کی۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

ہی مختلف زبانیں سکھانے کی طرف توجہ دیں۔ خصوصیت کے ساتھ اپنے واقفین نو بچوں کو ان پروگراموں میں شامل کریں جو احمدیہ ٹیلی ویژن پر مختلف زبانیں سکھانے کے لئے جاری ہیں۔

MTA کے ذریعہ زبانیں سکھانے کے جو پروگرام شروع کئے گئے ہیں ان کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ فطری طریق تدریس کے عین مطابق ہیں اور زبان سکھانے کے لئے کسی دوسری زبان کا سہارا نہیں لیا گیا بلکہ جس طرح ماں باپ بچوں کو اپنی مادری زبان بغیر کسی دوسری زبان کے توسط کے براہ راست اسی زبان میں بات چیت کے ذریعے سکھاتے ہیں یہی طریق ان پروگراموں کے ذریعہ زبان سکھانے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ لہٰذا واقفین نو بچوں کے والدین کو چاہئے کہ زبانوں کی ان کلاسوں میں اپنے بچوں کو شامل کریں۔ اور باقاعدگی سے استفادہ کے لئے نگرانی بھی کریں کہ بچے پروگرام میں تسلسل سے شامل ہوتے ہیں یا نہیں۔ یہ پروگرام ہمارے پیارے امام کی خصوصی ہدایات اور آپ کی زیر نگرانی بنائے گئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ اس سنہری موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

اس سلسلہ میں آپ براہ راست احمدیہ ٹیلی ویژن پر آنے والی زبانوں کی کلاسوں سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں تاہم اگر براہ راست استفادہ کے سلسلہ میں کوئی مشکل ہو تو آپ VCR کی مدد سے انفرادی طور پر گھروں میں اور جماعتی طور پر لینگوئج سنٹرز میں آٹھ یا دس بچوں پر مشتمل کلاس کا اہتمام کرسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان پروگراموں کی ویڈیو کیسٹس آپ وکالت وقف نو کے توسط سے حاصل کرسکتے ہیں۔

اس وقت MTA پر اردو زبان، چینی زبان، فرانسیسی زبان، نارویجین زبان، ڈچ زبان اور ترکی زبان کی کلاسیں جاری ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک عربی زبان کی کلاسیں بھی آتی رہی ہیں۔ ان تمام زبانوں کی ویڈیو کیسٹس آپ کو وکالت وقف نو کی وساطت سے مل سکتی ہیں۔ روزانہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر موسم سرما میں 5.30 بجے شام اور موسم گرما میں 4.30 سہ پہر یہ کلاسیں آتی ہیں۔ آج کل بابرکت ایام میں سوائے اردو زبان کی کلاس کے دیگر درس کلام الٰہی کی وجہ سے نہیں آرہی ہیں۔ رمضان کے بعد اوپر دئے گئے اوقات کے مطابق یہ کلاسیں پھر شروع ہو جائیں گی۔ اس ذریعہ سے زبانیں سکھانے کی ہدایات دیتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے برموقع شوریٰ 1996ء ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"میں تمام جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ایک سادہ تکنیک سے آغاز کریں اور وہ یہ کہ آپ ہر کمرے میں ایک ویڈیو ریکارڈر مہیا کریں اور ایک کلاس ترتیب دیں جس میں آٹھ یا دس طلباء ہوں اور انہیں بتائیں کہ یہ پروگرام ہمارے پاس موجود ہیں۔ طلباء کو یہ پروگرام آغاز ہی سے دیکھنے شروع کردینے چاہئیں اور دیکھتے جائیں یہاں تک کہ یہ کلاسیں تین چار سو اسباق کے بعد ختم ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر بچے یا کسی بھی عمر کے لوگ اس سسٹم کے مطابق شعوری کوشش کئے بغیر کسی چیز پر توجہ دیں اور کسی چیز کو زبانی یاد کریں تو بہت جلد زبان سیکھ سکتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت پروگرام کے ذریعہ اپنے واقفین نو بچوں کو ابتدائی عمر سے ہی زبانیں سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

○○○

بقیہ صفحہ 4

کا گہوارہ ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب عموماً سبز عمامہ پہنے اور جبہ یا چوغہ اوڑھے آہستہ آہستہ ربوہ کے کچے راستوں پر چلتے نظر آتے۔ کسی کو کیا معلوم کہ یہ جو خاموش پروقار شخصیت جاتی ہے۔ اپنے زمانہ کی لائق ہستی ہے جو انگریزی اور عبرانی زبانوں کی ماہر ہے۔ جس زمانہ میں انگریزی وغیرہ دوسری زبانوں کا ہندوستان میں اتنا چرچا نہیں تھا۔ اس زمانہ ہی کا یہ وجود پڑھا لکھا ہے۔ جو کالج کے زمانہ میں خدمت دین کے لئے وقف کرکے دنیوی ترقیات کو لات مار کر حضرت بانی سلسلہ کی مریدی میں حقیر غلام بن کر قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کالج کی ایک ڈگری چھوڑی خدا کی خاطر اور اسی خدائے قدیر نے امریکہ کی یونیورسٹیوں کی ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں ان کے سامنے ڈھیر کردیں۔ حضرت مفتی صاحب مختصراً گفتگو فرماتے۔ اکثر ربوہ میں سیلون ٹی سٹال کی مزیدار اور خوشبودار چائے نوش فرماتے نظر آتے۔

ایسے موتی اور لعل ہیرے اور جواہرات کی چمک دمک اور آب و تاب شان اور ایمان دیکھ کر انسان ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ وہ وجود کیسا ہوگا اس کا کیا مقام ہوگا جس کی صحبت اور تربیت شاگردی اور ایک مَس نے ان کو ایسا منفرد سا بنادیا۔

رفقائے کرام میں سے "جس کو پرکھو جس کے قریب جاؤ ایک گوہر نایاب ہی نظر آتا ہے محبت و شفقت کا پیکر خدا سے پیار کی لو لگائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور۔ دین حق اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی محبت سے سرشار۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے۔ ان کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں۔ ان کے دیدار کو ترستی ہیں۔ دل ان کی شفقت اور دعاؤں کے متمنی ہیں۔ ہاں ایک تسلی ہے کہ ان کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہنے والی ہیں ان کی برکات اب بھی تازہ ہیں۔ ان کی روحانی نسل اب بھی زندہ ہے۔ ان کے قدموں کی بازگشت اب بھی سنائی دیتی ہے۔

اے خدا ان کی روحیں ہمیشہ امن میں رہیں
ان پر تیری رحمت اور نور کا سایہ ہردم رہے۔
ان کے درجات بلند ہوتے چلے جائیں۔
اے خدا ایسا ہی کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ آف مدرو سندھ اہلیہ مکرم ملک ظہور الدین صاحب کراچی جو عرصہ دو سال سے جوڑوں میں درد کی وجہ سے شدید بیمار چلی آرہی ہیں انہیں برین ہیمبرج بھی ہو گیا ہے۔ اس وقت شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے

نکاح

○ مکرم مسعود اشرف صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب ساکن بوسٹن امریکہ کا نکاح محترمہ حفصہ احمد آصفہ بنت مکرم نور احمد اعوان صاحب مقیم دستگیر کالونی کراچی کے ساتھ 9 جنوری کو مکرم حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال کراچی میں مبلغ دس ہزار ڈالرز پر پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم اے ایچ خان قدوس صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5 جنوری 1998ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام دانیال احمد خاں تجویز ہوا ہے نومولود مکرم رانا عبدالغفار خاں صاحب سیکریٹری مال سرگودہا کا پوتا اور مکرم رانا بشارت الرحمان صاحب (وفات یافتہ) باب الابواب ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کی درازی عمر اور والدین کے لئے قراۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ کلیم اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ Rodgauz جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے گیارہ سال بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت عذرہ کلیم عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے بچی شیخ فیض اللہ صاحب حال کینیڈا کی پوتی اور خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت صوبہ سندھ کی پڑپوتی ہے اور شکور اسلم خان صاحب حال جرمنی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق محمود صاحب سیکرٹری تحریک جدید و قائد مجلس خدام الاحمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام شاہول خان تجویز ہوا ہے۔ نوکولود مکرم قمر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب کو پوتا اور مکرم محمد انور صاحب (وفات یافتہ) کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور نیک صالح خادم دین بنائے۔ آمین

○ مکرم طارق جاوید صاحب (سیکرٹری وقف نو تحصیل چنیوٹ) ساکن احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 12 جنوری 1998ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام آصف جاوید تجویز ہوا ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ڈاکٹر رشید احمد اٹھوال احمد آباد سانگرہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال میر پور خاص کا نواسہ ہے۔ نومولود کے باعمر، سعادت مند اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اشرف صاحب سندھو آف لندن کو دو بیٹوں کے بعد مورخہ 98-1-3 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ یہ بچی مکرم چوہدری بشیر احمد سندھو صاحب صدر جماعت احمدیہ حاصل پور کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سروعہ ربوہ کی نواسی ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے صبوحی اشرف عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک سکندر کے والد محترم محمد اسماعیل صاحب بمقام چک سکندر ضلع گجرات مورخہ 98-1-18 کو بوقت 9 بجے صبح وفات پاگئے۔ اور بعد عصر مقامی معلم مکرم اکبر صاحب گجراتی نے جنازہ پڑھایا۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب موصی تھے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 98-1-19 کو بعد عصران کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم منظور احمد شاد صاحب نے دعا کروائی۔ انکی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی سائیکل

○ میری بائیکل دفتر دار القضاء ربوہ یا یونیق سکالرز سے دو روز ہوئے تبدیل ہو گئی ہے میری سائیکل بھی سہراب کی تھی اور جو تبدیل ہوئی ہے وہ بھی سہراب کی ہے جس کی ہو تبدیل کر کے اپنی سائیکل لے لے۔

عارف شہزاد S/O مکرم مبارک احمد صابر محلہ دار البرکات مکان 26/4 ربوہ

ہفتہ خدمت خلق

○ مورخہ 25 تا 31 جنوری 98ء مرکزی لائحہ عمل کی روشنی میں ہفتہ خدمت خلق مثالی طور پر منانے کا اہتمام کیا جائے۔ مبارک ایام میں مریضوں کی عیادت کے لئے خصوصی پروگرام رکھا جائے۔

حضرت صاحب کے ارشاد

"اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجائیں" کے مطابق بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب وملت غرباء میں عید کے تحائف تقسیم کیے جائیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جذوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

وقف جدید اور لجنہ اماء اللہ

○ حضرت امام جماعت الثالث نے وقف جدید کے اہمیت کے سلسلہ میں احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں.... اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

ممبرات لجنہ سے گذارش ہے کہ وہ وقف جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے خود بھی اپنی استطاعت کے مطابق وقف جدید کی بابرکت تحریک میں حصہ لیں اور اپنے تمام بچوں کو وقف جدید میں شامل کریں۔

ناظم مال وقف جدید

ٹارگٹ شعبہ اشاعت

○ 1- اس سال ہر مجلس، ضلع اور علاقہ اپنا ٹارگٹ تشحیذ الاذہان پورا کرنے کی کوشش کریں کہ ہر احمدی گھرانے میں تشحیذ ضرور جائے۔

2- جن بچوں کے تشحیذ بند ہو گئے ہیں ان سے رابطہ کر کے جاری کروائیں۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ)

بقیہ صفحہ 1

موٹی عقل کے آدمی بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پر کہ بعض وقت یکا یک بیٹھے بٹھائے انسان کے دل میں نیکی کی تحریک ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ایسے وقت بھی تحریک ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ کسی بڑی بدی اور بدکاری میں مصروف ہو۔ میں نے ان امور پر مدتوں غور کی اور سوچا ہے۔ اور ہر ایک شخص اپنے دل کی مختلف کیفیتوں اور حالتوں سے آگاہ ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ کبھی اندر ہی اندر کسی خطرناک بدی کی تحریک ہو رہی ہے۔ اور پھر محسوس کرتا ہے کہ معاً دل میں رقت اور نیکی کی تحریک کا اثر پاتا ہے۔ یہ تحریکات نیک یا بد جو ہوتی ہیں بدوں کسی محرک کے تو ہو نہیں سکتی ہیں۔ پس یہ وہی بات ہے جو میں نے ابھی کہی ہے کہ انسان کے دل کی طرف ملائکہ اور شیاطین نظر رکھتے ہیں۔ پس ایمان بالملائکہ کی اصل غرض یہ ہے کہ ہر نیکی کی تحریک پر جو ملائکہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے کبھی کسل و کاہلی سے کام نہ لے اور فوراً اس پر عمل کرے۔

(از خطبہ جنوری 1903ء)

○○○

بقیہ صفحہ 5

ہوگی کاغان

جولائی میں مہماتی سفر ہوگا اور 18 تاریخ کو ایک دن کے لئے ایوب پارک کی صفائی کی جائے گی۔ جگہ ہوگی راولپنڈی

اگست کی 16 تا 23 کو 8 دن درہ دیانتر کی ٹریکنگ ہو گی۔ اندازہ اخراجات 2400 روپے۔ جگہ گلگت۔

ستمبر میں کلر کہار میں 6 تاریخ کو ایک دن کے لئے میڈیکل کیمپ لگایا جائے گا۔ اندازہ اخراجات 300 روپے۔ جگہ اسلام آباد۔

اکتوبر کی 24‘25 کو دو دن کے لئے سید پور میں Rock Climbing ہو گی۔ متوقع اخراجات ہوں گے 400 روپے

نومبر میں بھی 8-9 کو دو دن کے لئے سید پور میں یہی Rock Climbing کا پروگرام ہو گا۔ اخراجات 400 روپے۔

دسمبر میں 25 تاریخ کو ایک دن کے لئے اسلام آباد میں سالانہ میٹنگ و انتخابات ہوں گے۔ مقام ہے اسلام آباد۔ دسمبر ہی کے مہینہ میں 26 تا 30 کو پانچ دن کے لئے وادی سوات میں ڈرّال جھیل تک ٹریکنگ ہو گی اخراجات کا اندازہ 1250 روپے۔

ایڈونچر کلب اسلام آباد کا پتہ ہے۔
پی او بکس نمبر 2072۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایمرجنسی لگا کر بھی نادہندگان سے قرضے وصول کریں گے۔ حکومت نے جو رعایت دی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قرض ادا نہ کرنے والوں سے ایک ایک دمڑی وصول کریں گے۔ وزیر اعظم نے پرائیویٹ ایڈوائزری کونسل کے اجلاس میں مالیاتی ٹیم اور بینکوں کے سربراہوں کو سامنے کھڑا کر کے وضاحتیں طلب کیں۔ گورنر سٹیٹ بینک سمیت دیگر افسروں کو بھی جھاڑیں پلا دیں۔

○ حکومت نے قرضوں کی وصولی کا نظام نجی شعبے کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نجی شعبے کی جو کمپنی نادہندگان کے خلاف کارروائی کر کے جو قرضے وصول کرے گی اس پر اسے کمیشن دیا جائے گا۔ یو بی ایل نے کراچی کی ایک کمپنی کی خدمات حاصل کرلی ہیں اس بینک کے 36 ملین روپے پھنسے ہوئے ہیں۔ نادہندگان کے ذمہ 131 ملین روپے واجب الادا ہیں حکومت نے مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ وہ نادہندگان کے خلاف کارروائی کر کے انہیں عدالتوں میں پیش کریں۔

○ نجکاری کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حبیب بینک کی نجکاری سے اربوں روپے حاصل ہوں گے۔

○ خواجہ نعیم احمد کو لاہور کا کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سانحہ مومن پورہ کے واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

○ مہمند ایجنسی میں قبائلی اراکین اسمبلی نے اپنی فوج بنانے اور وارسک ڈیم اڑانے کی دھمکی دے دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ معاہدہ کے مطابق بجلی کے بل ادا نہیں کریں گے اور نہ ہی میٹر لگوائیں گے۔ اگر بجلی کی سپلائی بحال نہ ہوئی تو ڈیم بموں سے اڑا دیں گے۔ پھر پنجاب سمیت کسی کو بجلی نہ ملے گی۔

○ جمعۃ الوداع کے لئے چھٹی کا سرکاری نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

○ روزنامہ پاکستان کی سروے رپورٹ کے مطابق مہنگائی نے متوسط اور غریب طبقہ کی عید کی خوشیاں چھین لی ہیں۔ باورچی خانہ نہیں چلتا۔ عید کی خریداری کیا کریں۔ متوسط اور غریب طبقہ میں محرومی کا احساس شدت اختیار کر گیا ہے۔

○ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ جناب اجمل میاں نے کہا ہے کہ اگر عدلیہ پر تنقید کی اجازت دے دی گئی تو پھر سپریم کورٹ میں کوئی اور کام نہیں ہو سکے گا۔ آئین میں آزادی اظہار رائے عدلیہ کے احترام سے مشروط ہے۔ تحریر و تقریر کی آزادی کے ساتھ آئین میں عدلیہ کا احترام مشروط ہے۔

○ پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم چوہدری محمد اشرف نے بتایا ہے کہ وفاقی حکومت نے پرائمری سکولوں کے لئے ملک بھر میں یکساں نصاب رائج کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ پرائمری کے غریب طلباء کو وظیفہ دیا جائے گا۔ بی اے کا کورس دو سال کی بجائے تین سال کا کیا جا رہا ہے۔ تاکہ طلباء آنرز کے ساتھ بی اے کریں۔ اور پھر ایک سال میں ایم اے کریں۔ یونیورسٹیوں کی فیس بڑھا کر امریکہ اور برطانیہ کی یونیورسٹیوں کے مطابق کر رہے ہیں۔

○ سعودی عرب میں عید الفطر 29 جنوری کو ہوگی۔

○ 27ویں رمضان المبارک کو لیلۃ القدر کی نماز سعودی عرب سے براہ راست ٹی وی پر دکھائی جائے گی۔

○ پیپلز پارٹی سرحد میں اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔

○ وائس آف جرمنی نے ایک جرمن اخبار کے حوالے سے کہا ہے کہ پاکستان میں چند ماہ کے دوران سرکاری ٹی وی کو مذہبی لبادہ پہنا دیا گیا ہے۔ اور سنسر کے قواعد سخت کر دیئے ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف طاقتور وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ وہ جمہوریت کو "پابند" کر سکتے ہیں۔ آزاد خیال مبصرین وزیر اعظم اور فوج کے درمیان تقسیم کے اختیارات خطرناک رجحان کے طور پر دیکھتے ہیں۔

○ خلیج کی جنگ میں لڑنے والے متعدد برطانوی فوجیوں نے بطور احتجاج اپنے تمغے وزارت دفاع کو واپس کر دیئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق ان فوجیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ جنگ کے دوران اعصاب پر برے اثرات پڑے ہیں۔ ان کی مکمل تحقیقات کرائی جائے۔ جبکہ برطانوی حکومت نے ایسی تحقیقات کرانے سے انکار کر دیا ہے۔

○ محکمہ ڈاک خانہ کے حکام نے تمام ڈاک خانہ جات کو ہدایت کی ہے۔ ڈاک خانوں میں عید تک چھٹی کے دنوں میں بھی ٹکٹیں فروخت ہوا کریں۔

○ ماہر فلکیات سید صمد حسین رضوی نے کہا ہے کہ عید الفطر کا چاند جمعرات 29 جنوری کو واضح نظر آئے گا۔

○ میاں چنوں کے نواحی گاؤں 95/15-L کا رہائشی ایک شخص گزشتہ روز محمد بوٹا 140 سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔

○ نیشنل بینک سے اسی ماہ 1500 ملازمین فارغ کر دیئے جائیں گے۔

○ تحریک جعفریہ پنجاب کے صدر واجد علی نقوی نے کہا ہے کہ دیوبندیوں کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں۔ سپاہ صحابہ کے ساتھ نہیں۔ حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ دفعہ 145 کے تحت فوج کو آگے آنا چاہئے۔

○ سپاہ صحابہ کے 12 سرگرم کارکن 3 ماہ کے لئے نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔

○ جماعت اسلامی اگلے ماہ جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف تحریک چلائے گی۔

○ ضلع گوجرانوالہ میں 200 سے زائد مذہبی مقامات حساس قرار دے دیئے گئے ہیں جہاں خصوصی سکواڈ تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

○ کینیڈا اور کینیا میں طوفانی برفباری اور موسلا دھار بارشوں نے تباہی مچا دی ہے۔ کینیڈا کے دو صوبوں انٹاریو اور کیوبک میں لاکھوں عوام ہفتہ بھر سے بجلی سے محروم ہیں۔

○ عراق اور ایران میں باہمی تعلقات کے فروغ کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے 1990ء میں بھرتی ہونے والے ان ٹرینڈ پی ٹی سی اساتذہ کو جنہوں نے اپریل 1993ء تک پی ٹی سی کورس مکمل نہیں کئے فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ ساہیوال میں جوبلی کپ میں پاکستان کی شکست پر ایک شخص جاں بحق، پانچ افراد بے ہوش ہو گئے اور تین نے ٹی وی توڑ دیئے۔

○ سوموار کے روز لاہور پولیس نے روزنامہ پاکستان کے دفتر پر دھاوا بول دیا اور ایڈیٹر جمیل چشتی کو فرقہ وارانہ مواد کی اشاعت پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس اخبار نے چوتھے خلیفہ کے خلاف علامہ شبلی نعمانی اور علامہ سید سلیمان ندوی کی تحریروں کے بعض حصے شائع کئے تھے۔

○ حکومت نے مذہبی منافرت پھیلانے والے علماء کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات درج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک وام قیمت کی لیڈیز و جنٹس کی بہترین وراٹی کا مرکز واحد کلام
ماڈرن کلاتھ ڈپو MC D
ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر: حضور احمد فون دوکان 410416 رہائش 428838

پلاٹ برائے فروخت
11/22 دارالرحمت شرقی ربوہ
رقبہ 10 مرلہ
رابطہ: صادق محمد
211412

"ربوہ میں پہلی مرتبہ ملکی و غیر ملکی تجربہ کے ساتھ ماہرانہ نگرانی میں پھولوں کی نرسری اور لینڈ سیکپنگ کی سہولت، جس میں ہر قسم کے پھلدار، پھولدار اور آرائشی پودے دستیاب ہیں نیز اپنے گھر، کوٹھی کے لان کی آرائش و زیبائش، ڈیزائننگ اور لینڈ سیکپنگ کروائیں۔
ایور گرین نرسری 22/1 دارالفضل ربوہ فون 212012

حیرت انگیز سیل
فینسی جاپانی سوٹوں کی پرنٹ و سادہ مکمل ورائٹی ڈائمنڈ کریپ • سٹون واش مکمل کلر سکیم سیل میں خریدیں نیز کوٹ برقعوں کیلئے نئی ورائٹی نئے رنگ
جاپانی ڈبل جارجٹ نمبر 1 کوالٹی صرف Rs 350/-
تائیوان صرف Rs 300/-
نیز ریڈی میڈ کوٹ برقعوں کی جدید ورائٹی جدید ڈیزائن سیل میں خریدیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
568

ضرورت ہے
میٹرک اور مڈل پاس کارکنان کی ضرورت ہے۔
رابطہ: عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
212399

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
گیورنٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
فون 213156 - 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان
آپکی خدمت میں مصروف
• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر دوکان 04524-212837
میاں فرید یوسف رہائش 04524-212175